۳ بھیڑیا

اس سبق کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کلام/بات درمیان سے سن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ اہم نکات بتا سکیں اور عبارت کو درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ ادا کر سکیں۔
- مصنف/شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔ نظم و نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- افسانوی/غیر افسانوی انتخاب پڑھ کر اس میں موجود معلومات اخذ کرتے ہوئے استعمال کر سکیں۔
- مختلف نثری اصناف ادب (کہانی، داستان، افسانہ، ڈراما اور ناول) پڑھ کر اس کی طرزِ تحریر سے آگاہ ہو سکیں۔
- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کر سکیں۔
- متعلقہ معلومات کی فراہمی کے لیے مختلف دستاویزی فارم مثلاً: داخلہ فارم، شناختی کارڈ فارم، ریلوے رعایت کرایہ فارم، مختلف رجسٹریشن فارمز، رکنیت فارم، پاسپورٹ فارم، بینک اکاؤنٹ فارم، قومی بچت فارم، خدمات افادی فارم وغیرہ پر کر سکیں۔
- عالمی ثقافتوں، معاشرتی، معاشی و سماجی رابطوں کے لیے تحاریر کو پڑھ سکیں اور ان سے معلومات حاصل کر سکیں۔
- مختلف حروف (تردید، اضطراب، تنبیہ، استعجاب، قسم، عطف، علت) کی نشان دہی اور استعمال کر سکیں۔

پڑھیں

میں جب ارد گرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرا رہا ہے۔ بہت دیر سے میں نے ایک درخت میں پناہ لے رکھی ہے۔ میں اب تھک چکا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ نیچے اتروں لیکن کم بخت بھیڑیا مجھے اترنے نہیں دیتا۔ وہ نیچے کھڑا مجھے مسلسل خوف ناک نظروں سے دیکھ رہا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ میں کب اتروں گا اور وہ مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔

جس درخت پر اب میرا مسکن ہے۔ یہ ایک عجیب سا درخت ہے بل کہ اگر میں اسے جادو کا درخت کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میں یہاں جو بھی خواہش کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے؛ اگر نرم اور گرم بستر کے بارے میں سوچوں تو وہ میرے قریب بچھ جاتا ہے؛ اکتا جاؤں تو میرے سامنے ایک شان دار ٹی وی سیٹ آ جاتا ہے؛ جس کے اسٹیریو اسپیکرز ہوتے ہیں اور جو دنیا کا ہر اسٹیشن پکڑ کر سکتا ہے، اگر کسی بھی کھانے کے لیے میرا جی چاہے تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ ہے ہر طرح کی آسائشیں ہیں لیکن یہاں جس چیز کی کمی ہے اور جس چیز کے لیے میں تڑپ رہا ہوں وہ ہے آزادی لیکن یہ آزادی مجھ سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے اور قربانی، یہ کہ مجھے نیچے اترنا پڑے گا اور بھیڑیے کو ہلاک کرنا ہوگا لیکن مجھ میں اتنی جرات نہیں، میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

کبھی کبھی جب میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جب بھیڑیا میرا پیچھا کر رہا تھا، تو میرا پسینہ چھوٹ جاتا؛ ایک سنسنی سی جسم میں پھیل جاتی ہے، دل ڈوبنے لگتا ہے۔ تب میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر یہ درخت میرے سامنے نہ آتا اور مجھے پناہ نہ دیتا تو بھیڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔

مایوسی کے اس گھپ اندھیرے میں کبھی کبھار اس بات پر بھی خوش ہو جاتا ہوں کہ درخت کافی اونچا ہے اور میں یہاں ہر طرح سے محفوظ ہوں اور بھیڑیا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ دن کے وقت تو میری حالت ٹھیک رہتی ہے، کوئی نہ کوئی مصروفیت نکل آتی ہے لیکن جوں ہی رات ہوتی ہے، ایک عجیب سی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سو جاتا ہوں تو خوف ناک خواب مجھے ڈراتے ہیں۔ ایک قیامت سی مجھ پر گزرتی ہے، تمام جسم تھکا ہوتا ہے اور ایک ایک انگ یوں دکھ رہا ہوتا ہے جیسے کسی نے چابک سے مجھے سخت مارا ہو۔

اکثر میں سوچتا ہوں کہ میں کب تک اس عذاب میں مبتلا رہوں گا، کب تک انتظار کروں گا کہ بھیڑیا بھوک سے مر جائے لیکن وہ بہ جائے مرنے کے پہلے سے زیادہ طاقت ور ہو جاتا ہے۔

ایک صبح جب میری آنکھ کھلتی ہے تو اچانک درخت کے گھنے پتوں سے مجھے کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ خوف سے ایک تیز سی چیخ میرے منہ سے نکلتی ہے اور مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ بھیڑیا بالآخر اپنی کوشش میں کام یاب ہو ہی گیا۔ پھر میری حیرت کی انتہا نہیں رہتی، جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ وہ میرے ہی جیسا ایک شخص ہے، پریشان اور گھبرایا ہوا۔ اس اجنبی نے درخت پر ایک اور بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ اس کا بھیڑیا بھی نیچے کھڑا غرا رہا تھا۔ درخت پر پنجے گاڑ رہا ہے لیکن تمام کوششوں کے باوجود اونچے درخت پر چڑھ نہیں پاتا۔

ہم دونوں لوگ ہیں جو اپنے اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔ باوجود یہ کہ درخت میں ہمارے لیے ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں لیکن ہم ان آسائشوں سے خوش نہیں، جبر اور اکتاہٹ کا احساس دن بہ دن ہمیں کھائے جا رہا ہے۔ اب تو ہمیں رات کو نیند بھی نہیں آتی جوں ہی آنکھ لگتی ہے بھیڑیے کا خوف ناک چہرہ ہمیں دوبارہ جگا دیتا ہے۔ کم بخت اب ہمارے خوابوں میں بھی گھس گیا ہے وہ ہمیں یہاں سکون سے رہنے نہیں دیتا۔

ہم دونوں کے بھیڑیے اکثر اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان دونوں پر ایسا جنون سوار ہو جاتا ہے کہ وہ درخت پر حملہ کر دیتے ہیں اس کے موٹے تنے پر دانت اور پنجے گاڑ دیتے ہیں اور اس وقت خوف ناک سی غراہٹ ہوتی ہے۔

دونوں کے بھیڑیوں کا یہ اچانک کا باؤلا پن ہمیں مزید ڈرا دیتا ہے لیکن ایک بات یہ ہے ہم دونوں کے بھیڑیوں کا تعلق اپنے اپنے آدمی سے ہے۔ میرے ساتھی کا بھیڑیا مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور میرا بھیڑیا اس سے، خاص بات یہ ہے کہ دونوں بھیڑیے بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتے ہیں اور ہم اس بات سے حیران ہوتے ہیں۔

ایک دن کافی سوچ بچار کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں نیچے اتریں گے اور اپنے اپنے بھیڑیے سے مقابلہ کریں گے جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا ورنہ یہ عذاب کی زندگی کب تک ہم گزاریں گے تب ہم دونوں آنکھیں بند کر کے نیچے کودنے کا ارادہ کرتے ہیں میرا ساتھی تو کود جاتا ہے مگر میں اپنی بزدلی کے باعث ایسا نہیں کر پاتا اور اپنی جگہ بیٹھا رہ جاتا ہوں۔

اس کا بھیڑیا جوں ہی اسے نیچے دیکھتا ہے تو فوراً اس کی طرف لپکتا ہے اور اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ میرا بھیڑیا بھی خبر دار ہو جاتا ہے اور اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن جب میں نیچے نہیں اترتا تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور پاگلوں کی طرح درخت کے موٹے تنے کے ساتھ لڑنا شروع کر دیتا ہے اس سے پیشتر کہ میرے ساتھی کا بھیڑیا اسے زمین پر گرائے وہ اس چھوٹی سی شاخ سے بھیڑیے کو مارتا ہے جو اس نے درخت سے توڑی ہوتی ہے۔ اس کا بھیڑیا اسی وقت زمین پر گرتا ہے اور چند ہی لمحوں میں مر جاتا ہے۔

میرا ساتھی اب آزاد ہے۔ اس نے اپنی بہادری سے آزادی حاصل کر لی لیکن میں اب تک اس پرانے عذاب میں مبتلا ہوں اور خود کو کوس رہا ہوں۔ میرا بھیڑیا اب پہلے سے زیادہ خوف ناک ہو جاتا ہے۔ وہ وحشی بن چکا ہے اور ہر وقت درخت سے ٹکراتا رہتا ہے شاید اس کا یہ خیال ہے کہ اس طرح میں درخت سے نیچے گر پڑوں گا یا درخت ٹوٹ جائے گا۔ مگر میں نے ہر وقت درخت کی شاخوں کو مضبوطی سے پکڑا ہوتا ہے اور مارے خوف کے میرا جسم پسینے میں ڈوبا ہوتا ہے دن ہو یا رات میں مسلسل بھیڑیے کو بددعائیں بھی دیتا ہوں لیکن وہ کم بخت ہے کہ باز نہیں آتا۔

میرا ساتھی مسلسل مجھے آوازیں دیتا ہے۔ وہ قسمیں کھاتا ہے۔ ''اگر تم نیچے اترو تو بھیڑیا'' تمھارا کچھ نہیں بگاڑے گا وہ بہت کم زور ہے تم اسے آسانی سے مار سکتے ہو۔ لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں اور اوپر کھڑا خوف سے کانپ رہا ہوتا ہوں۔ اب چند ایسے واقعات شروع ہو جاتے ہیں کہ مجھے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ میں بالآخر مر جاؤں گا۔ اچانک درخت میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ میں فوراً نیچے دیکھتا ہوں کہ بھیڑیے نے اسے ہلایا تو نہیں لیکن بھیڑیا اپنی جگہ لیٹا ہوتا ہے۔ یہ کیا؟

میں چیخ اٹھتا ہوں درخت لمحہ بہ لمحہ چھوٹا ہو رہا ہے میں مارے گھبراہٹ کے درخت کی موٹی شاخوں پر زور زور سے اچھلتا ہوں کہ ہو سکتا ہے اس طرح سے درخت رک جائے لیکن درخت نہیں رکتا اور چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ اب ایک دوسری چیز مجھے مزید خوف زدہ کرتی ہے۔ بھیڑیا بھی بڑا ہو رہا ہے اور تھوڑی دیر میں ایک بیل جتنا بڑا ہو جاتا ہے۔

میں چیختا ہوں، چلاتا ہوں، درخت کے اندر ادھر اُدھر بھاگتا ہوں، لیکن بے سُود۔ اب میں خود کو ذہنی طور پر موت کے لیے تیار کر لیتا ہوں اور ارد گرد کی تمام چیزوں کو الوداعی نظروں سے دیکھتا ہوں۔ بھیڑیا اور میں لمحہ بہ لمحہ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔

میرا ذہن اب بالکل ماؤف ہے، میری آنکھیں بند ہیں اور میں پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح موت کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں جس کی گردن میں رسی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور جو اب اس انتظار میں ہے کہ جلاد کب لیور کھینچے گا۔ میں اس وقت اگر کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف میرے ساتھی کی ہیں۔ جو نیچے سے مجھے بلا رہا ہے کہ خدارا نیچے اترو۔ تم بھیڑیے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑیا یوں ہی ایک خوف ہے، روئی کا ایک پہاڑ ہے جسے تم ایک ہی ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔ بالآخر میں ہمت کرتا ہوں اور درخت سے نیچے کودتا ہوں۔ میرا بھیڑیا جوں ہی مجھے اپنے سامنے پاتا ہے مجھ پر حملہ کر دیتا ہے لیکن پیشتر اس کے کہ وہ مجھے ہلاک کر دے، میں اسے ایک اس پتلی اور نازک سی شاخ سے مارتا ہوں جو میں نے درخت سے توڑی ہوتی ہے ہاتھی جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مر جاتا ہے۔ اب میں آزاد ہوں۔

کتنی حسین ہے آزادی۔ کتنا خوب صورت ہے اس کا احساس، میں خوشی سے چیخ اٹھتا ہوں، رقص کرتا ہوں، دیوانوں کی طرح اچھلتا ہوں۔

کچھ دیر کے بعد جب میرا جوش کچھ کم ہو جاتا ہے تو اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تاکہ اس کا شکریہ ادا کروں لیکن میرا ساتھی اپنی جگہ موجود نہیں ہوتا۔ میں جب ارد گرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرا رہا ہے۔

اب میں زور زور سے ہنستا ہوں، قہقہے لگاتا ہوں اور ان سادہ اور معصوم لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

(ندی کی پیاس)

فاروق سرور

خطۂ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے نام ور صحافی، افسانہ نگار اور قانون دان فاروق سرور ۱۹۶۲ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ کوئٹہ ہی سے ایم اے انگریزی اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ روزنامہ جنگ سمیت متعدد اخبارات میں کالم نگاری بھی کرتے ہیں۔ متعدد کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ پشتو زبان میں بھی لکھتے ہیں۔ طبع شدہ پندرہ کتابوں میں سے تین پشتو زبان میں ہیں۔ پشتو افسانوں کا ایک مجموعہ "ندی کی پیاس" اردو ترجمے کی صورت میں بھی شائع ہو کر صاحبانِ علم و فن سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے۔ بلوچستان ٹائمز، روزنامہ جنگ اور روزنامہ باخبر کوئٹہ میں انگریزی، اردو کالم لکھتے رہے ہیں۔

فاروق سرور کے افسانوں میں علامتی رنگ غالب ہے۔ ماحول کا جبر اور اندر کا خوف ان کے افسانوں میں اپنے ایک خاص معروض کی عکاسی کرتا ہے۔

فاروق سرور ۲۰۲۱ء سے حکومتِ بلوچستان میں بہ طور اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن میں بہ طور اداکار اور مصنف کے بھی کام کیا۔ حکومتِ بلوچستان کی طرف سے تین بار آپ کی تصنیف کو "بہترین کتاب" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ "ساگوان، ناول لکھنے پر اکادمی ادبیات اسلام آباد کی جانب سے خوش حال خان خٹک ایوارڈ" بھی اپنے نام کر چکے ہیں۔ ۲۰۱۸ء میں اپنی علمی ادبی خدمات پر صدارتی ایوارڈ، پرائڈ آف پرفارمنس حاصل کیا۔ ان ایوارڈز کے علاوہ بھی مختلف اداروں نے متعدد ایوارڈ سے نوازا ہے۔ آپ کی کتابوں میں دریا، لیوا، ندی کی پیاس، سکاروات، ادب سیر، ساگوان، بھیڑیا اور مجرم کے علاوہ دیگر تصانیف شامل ہیں۔

مشق

۱۔ افسانے کی مندرجہ ذیل عبارت کو ایک طالب علم درست تلفظ، آہنگ، اتار چڑھاؤ اور تاثر کے ساتھ پڑھے۔ عبارت کو سننے کے بعد ہر طالب علم اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ پورے افسانے کے اہم نکات باری باری بیان کریں۔

"ایک دن کافی سوچ بچار کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں نیچے اتریں گے اور اپنے اپنے بھیڑیے سے مقابلہ کریں گے جو بھی ہوگا دیکھا جائے ورنہ یہ عذاب کی زندگی کب تک ہم گزاریں گے۔ تب ہم دونوں آنکھیں بند کر کے نیچے کودنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ میرا ساتھی تو کود جاتا ہے مگر میں اپنی بزدلی کے باعث ایسا نہیں کر پاتا اور اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہوں۔"

۲۔ علامت کے لغوی معنی

نشان، اشارہ، شناخت کے ہیں۔ ادبی اصطلاح کے طور پر علامت اُسے کہتے ہیں جب کسی شئے یا حقیقت کو کسی مجازی مفہوم یا معنی میں ادا یا ظاہر کیا جائے۔ علامت نگاری کا لفظ، انگریزی کے لفظ (Symbolism) کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ادب میں علامتیں مختلف طریقوں اور ذرائع سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً: معاشرے سے، ذاتی تجربے سے۔ ہمارے ہاں علامت نگاری کی روایت انگریزی ادب سے آئی ہے۔ فاروق سرور نے "بھیڑیا" افسانے میں بڑی کامیابی کے ساتھ مختلف علامتوں کے استعمال کی تکنیک اور اسلوب کو استعمال کیا ہے۔ گویا کہ مقصد یہ ہے کہ ہر انسان اپنے خوف کے خول میں بند ہے لیکن اس خوف پر قابو پانے کے لیے تھوڑی سی ہمت درکار ہے پھر یہ بھیڑیا اپنی موت آپ مر جائے گا۔ الغرض انسان کوشش اور ہمت کرے تو اپنے اندر کے ہر خوف کے بھیڑیے کو بآسانی مار سکتا ہے۔

گزشتہ سطور میں درج عبارت کو غور سے پڑھیں اور افسانے کی اس تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

الف۔ علامت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ب۔ ادبی اصطلاح میں علامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اُردو ادب میں علامت نگاری کی روایت کہاں سے آئی؟

د۔ عبارت کی روشنی میں بتائیے کہ بھیڑیا کی علامت کس انسانی جذبے کی عکاسی کرتی ہے؟ (ڈر خوف کی، لالچ کی، بہادری کی؟)

۳۔ افسانہ ''بھیڑیا'' آپ نے پڑھا۔ اس میں موجود مختلف معلومات اور تصورات کو اخذ کریں اور انھیں اپنے الفاظ میں استعمال کریں۔

۴۔ پڑھے گئے سبق ''بھیڑیا'' کے متن درج ذیل حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کریں۔

کچھ دیر کے بعد جب میرا جوش کم ہو جاتا ہے تو اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تا کہ اس کا شکریہ ادا کروں لیکن میرا ساتھی اپنی جگہ موجود نہیں ہوتا۔ میں جب ارد گرد دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔ میرے چاروں طرف بے شمار درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا غرا رہا ہے۔ اب میں زور زور سے ہنستا ہوں۔ قہقہے لگاتا ہوں اور ان سادہ اور معصوم لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

۵۔ ''بھیڑیا'' افسانہ آپ نے پڑھا۔ اُستادِ محترم سے رہ نمائی لے کر بتائیے کہ اس افسانے کی فضا کس طرح افسانہ نگار کے سماج کی عکاسی کرتی ہے۔ بلوچی ادب سے مزید آگاہی حاصل کرتے ہوئے بلوچی اور پشتون تہذیب و ثقافت کا موازنہ کریں۔

۶۔ انٹرنیٹ کو استعمال کرتے ہوئے مختلف دستاویزی فارم مثلاً داخلہ فارم، شناختی کارڈ فارم، ریلوے رعایت کرایہ نامہ، مختلف رجسٹریشن فارمز، رکنیت فارم، پاسپورٹ فارم، بینک اکاؤنٹ فارم، قومی بچت فارم، خدمات افادی فارم وغیرہ کو متعلقہ اداروں کے ویب سائٹس سے ڈاؤن لوڈ کریں اور جماعت کے کمرے میں بیٹھ کر ان فارم کو پُر کرنے کی مشق کریں۔ کسی وقت کے پیش نظر استاد محترم سے رہنمائی بھی لی جا سکتی ہے۔

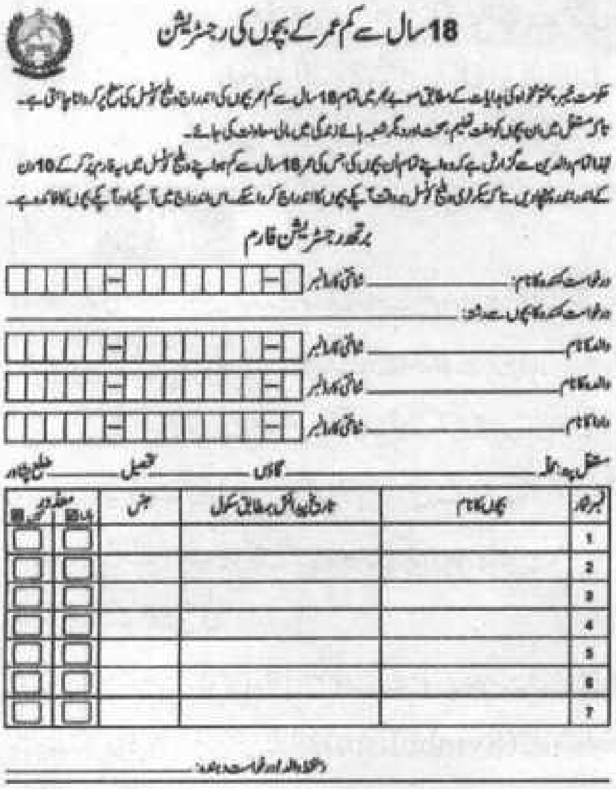

مثلاً: رجسٹریشن فارم نمونے کے طور پر دیا جا رہا ہے۔

۷۔ حروف کی اقسام

حروفِ تردید:

وہ حروف جو دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے موقع پر استعمال کیے جائیں۔

امیر ہو یا غریب، اچھا ہو کہ بُرا۔ خواہ سو جاؤ، خواہ کھیل لو، چاہے بیٹھ جاؤ، چاہے کھڑے رہو۔

ہو یا، ہو کہ، خواہ، چاہے حروفِ تردید ہیں۔

حروفِ اضراب:

ایک بات کو ترقی دے کر اعلیٰ کو ادنیٰ یا ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دینے کے موقع پر استعمال ہونے والے حروف مثلاً: وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے بلکہ حرفِ اضراب ہے۔

حروفِ تنبیہ:

وہ حروف جو خبردار کرنے اور ڈرانے کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: خبردار، زنہار، دیکھنا، سنو وغیرہ

حروف استعجاب:

تعجب اور حیرانی کے موقع پر استعمال ہونے والے حروف۔ اللہ اللہ۔ اللہ اکبر۔ حاشاکلا۔ اوہو وغیرہ

حروفِ قسم:

وہ حروف جو قسم کھانے کے لیے استعمال ہوں جیسے: بہ خدا، واللہ، وغیرہ

حروفِ عطف:

دو اسموں یا دو جملوں کو ملانے والے حروف۔ مثلاً: اور، و، نیز وغیرہ

حروفِ علت: کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہونے والے حروف، کیوں کہ، چوں کہ، تاکہ، للٰہذا، اس لیے

❖ مندرجہ حروف کی اقسام پر مشتمل پانچ سے سات منٹ کی ایک تقریر تیار کریں اور اپنے دیگر ساتھی طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ لوک کہانی کسی بھی ملک یا علاقے کے معاشرتی، ثقافتی، معاشی اور سماجی حالات کی عکاس ہوتی ہے۔ لائبریری سے چینی لوک کہانیوں، پاکستانی لوک کہانیوں، افریقہ کی لوک کہانیوں پر مشتمل ایک ایک کتاب جاری کروائیں۔ ان تحریروں کو پڑھ کر مختلف ثقافتوں سے متعلق معلومات حاصل کریں۔

۲۔ سبق خوانی سے قبل چند طلبہ مل کر اس افسانے کی کہانی کی ڈرامائی تشکیل کریں۔ ڈرامائی تشکیل کے حوالے سے استاد محترم سے بھی رہ نمائی حاصل کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- سبق خوانی سے قبل طلبہ کو اردو افسانے میں حقیقت نگاری، رومانویت اور علامت نگاری کی روایت سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ کس طرح بیسویں صدی عیسوی میں اردو افسانے نے انگریزی افسانے کے زیرِ اثر آغاز و ارتقا کی منزلیں طے کرنا شروع کیں اور طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ درج ذیل افسانہ نگاروں نے اردو ادب میں کس طرح کے افسانے لکھے۔

پریم چند، ہاجرہ مسرور ۔ اشفاق احمد ۔ احمد ندیم قاسمی